ومعاشرت بھی مسلمانیت۔

اب جہاں کہیں بھی دیکھیں ہمیں صاف نظر آجائے گا کہ یوروپی اقوام نے اپنے تعصب و تنگ نظری کیوجہ سے مشرقی تہذیب ومعاشرت کا مذاق اڑا کر اس کی جو تذلیل کی، آج نہ چاہتے ہوئے بھی خود اسی مغربی تہذیب ومعاشرت کی تذلیل وہ قوم ہی کر رہی ہے جو کبھی اس کی دلدادہ تھی اور اسی مشرقی تہذیب ومعاشرت کی خوبیوں کا برملا اظہار کرنے پر مجبور ہے جو کبھی اس کا تمسخر اڑانا ہی اپنا فرض سمجھتی تھی۔

برطانیہ میں آجکل جنسی آزادی کے لئے آواز اٹھ رہی ہے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمبستری آج اس قسم کا گناہ نہیں رہا جیسا کسی وقت تھا اس لئے اسے درگذر کر دینا چاہیئے۔ برطانیہ کے ولی عہد سلطنت پرنس چارلس اور شہزادی ڈائنا کی ازدواجی زندگی میں ہلچل مچی ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پرنس چارلس ایک بریگیڈیر جنرل مسٹر اینڈریو بارکر باؤس کی بیوی کی محبت وعشق میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ جس پر شہزادی ڈائنا کو سخت ترین اعتراض ہے۔

اسلام نے مرد وعورت کو جو مقام دیا ہے وہ کسی بھی مذہب میں ہمیں نہیں دکھائی دیتا ہے۔ اور اسلام میں مجرد زندگی کو کبھی بھی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا ہے مگر غالباً گرجا گھر میں پادریوں کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے لاحول ولا قوۃ! یہ کیسا ظلم ہے انسانیت پر کہ اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کو ایک دوسرے کے لئے بنایا ہے پیدا کیا ہے مگر یہ کیسی بدقسمتی ہے ان لوگوں کی جو قدرت کے اس انعام واکرام سے اپنے کو محروم کر کے ہی نیکی کے حقدار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ نفسانی خواہشات عورت میں بھی خدا نے دی ہے تو مرد میں بھی اسی طرح نفسانی خواہشات پیدا کی ہے۔ اب اس خواہش نفسانی کو دبایا جاتا ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ بندوں پر پروردگار کی مہربانیوں سے ہم منہ موڑے ہوئے ہیں۔ جسکی وجہ سے انسانیت کے مزاج میں خلل واقع ہوتا ہے اور اس میں بے شمار خرابیاں گھر کر جاتی ہیں۔ برطانیہ میں پادریوں کی محبوباؤں کے بھی بڑے چرچے ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے کئی کیتھولک پادریوں اور گرجا گھروں کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ مبینہ طور پر بہت سی غیر شادی شدہ خواتین کے یہاں پادریوں کے معاشقے کیوجہ سے بچے پیدا ہو گئے ہیں مگر ان بچوں کے باپ کا نام کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ برمنگھم کے ایک وکیل مسٹر رچرڈ پوپ نے چرچ کے اعلیٰ عہدیداران کے کالے کارناموں کو چھپانے کا الزام لگایا۔ مسٹر رچرڈ کا دعویٰ ہے کہ ایسی بہت سی خواتین نے اسے اپنے مقدمے کی پیروی کے لئے منتخب کیا ہے جن کے بچوں کا باپ کوئی کیتھولک پادری

ہے۔ مسٹر رچرڈ کے پاس پادریوں کی محبوباؤں میں سے ایک گل ڈیولن کا مقدمہ بھی ہے بس گل ڈھائی سال تک کیتھولک پادری فادر رشان ٹکر کے چکر میں رہی جس کے نتیجہ میں اس نے ایک بیٹی سیان کو جنم دیا۔ یہ کہانی جب اخبارات نے شائع کی اور فادر ٹکر کے معاشقے کا پردہ فاش کیا تو فادر ٹکر ایسے غائب ہوئے کہ آج تک ان کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس کی محبوبہ اپنا درد بتاتی ہے کہ جب میری بچی سیان مجھ سے دریافت کرتی ہے کہ ڈیڈی کہاں ہیں؟ تو میں یہ کہکر ٹال دیتی ہوں کہ ڈیڈی ضروری کام سے دور گئے ہوئے ہیں اور تیرے لئے بہت ڈھیر سے کھلونے لیکر آئیں گے۔ پادریوں کے عشق و محبت کے قصے نہ معلوم کب سے چل رہے ہوں گے مگر اب پادریوں کی محبت اور کالے کارناموں کے راز افشا ہونے شروع ہوئے ہیں دیکھئے آگے آگے کیا کیا گل کھلتے ہیں اور کیسے کیسے واقعات سامنے آتے ہیں؟

اسلامی نقطۂ نظر سے ایک مسلمان شادی شدہ زندگی گذارتے ہوئے متقی و پرہیز گار اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ ہو سکتا ہے، نیک عمل و بد اعمال سے اس کا محاسبہ کیا جا سکتا ہے۔ شادی کو شریعت میں ضروریاتِ زندگی کہا گیا ہے آج کے سائنسی دور میں اس کی تصدیق ہو چکی ہے۔ شریعت محمدیہ میں شادی کا اس قدر احترام کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شادی شدہ غیر مسلم حلقۂ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے جہاں کلمہ پڑھنا اور ایمان کی تجدید ضروری ہے وہاں دونوں میاں بیوی کا از سر نو نکاح ضروری نہیں ہے غیر اسلامی حالت کے وقت کے نکاح ہی کو تسلیم کیا جائے گا۔ مگر عیسائیت یا ہندو رہبانیت یا برہمچاریت میں شادی شاید نیک عمل میں روکاوٹ ہے۔ جائز شادی نیک اعمال میں رکاوٹ کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ ہماری عقل و فہم کی دسترس سے دور بات ہے۔ بغیر شادی کے انسان نیکی و پاکی کی بلندی پر بیٹھا ہوا ہے۔ معاً اس کی نفسانی خواہش کا عنصر جاگ جاتا ہے اور ہچکولے لینے لگتا ہے تو اب وہ اپنی اس جاگی ہوئی نفسانی خواہشات کو مطمئن کرنے کے لیے کیا عمل کریگا؟ اس کے پاس دو ہی راستے ہیں ایک راستہ ہے اپنی زندگی ہی کو ایک چھلانگ میں اونچی منزل سے کود کر ختم کر لے، جسے اسلام اور موجودہ دنیاوی قوانین میں بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے یا پھر کسی غیر فطری عمل کو اپنائے اور اس پر بھی اسے قابو نہ رہے تو پھر کسی بھی عورت کو اپنے دامِ فریب میں لاکر اس سے ہمبستری کر ڈالے۔ اب اگر وہ عورت کوئی شادی شدہ ہے تو اس کا دامن داغدار ہو گیا اور اگر وہ غیر شادی شدہ ہے تو تمام عمر کے لئے داغی کنواری بن کر رہ گئی۔ پہلی عورت اپنے خاوند کی مجرم، پروردگار کی مجرم، قانون و سماج کی مجرم۔ دوسری عورت شیطانیت کی شکار ہو کر انسانیت و سماج سے شرمسار ہو کر سسک سسک کر

ہی اپنی زندگی تمام کر ڈالے ۔ اسلام کی تعلیمات کو اپنانے والا کبھی بھی ان حالات کا شکار نہیں ہو سکتا ہے اس کی خواہش نفسانی کا قدم قدم پر لحاظ رکھا گیا ہے اور اس کے لئے جائز طریقے سے راستے پیدا کئے گئے ہیں ان جائز طریقوں پر چلتے ہوئے بندۂ خدا اپنے پروردگار کے انعام واکرام سے ملتفت ہوتا رہتا ہے بیسویں صدی میں مغربی استعماریت و مغربی تہذیب و معاشرت کی خرابیوں نے جس طرح بنی نوعِ انسانی کو اپنی گرفت میں لے کر اس میں تباہیاں اور خرابیاں پیدا کر دی ہیں اس سے نجات کا واحد راستہ اسلامی تہذیب و معاشرت کو اپنانے ہی میں ہے۔ اسلامی تعلیمات پر مضبوطی سے گامزن رہنے والا بندہ کبھی بھی غلط راہ پر نہیں بھٹک سکتا ہے ۔ اسلامی قوانین و اسلامی شریعت صحیح معنوں میں ہر انسان کی فطری ضرورت ہے اور جو اس پر عمل پیرا ہوگا اسے کبھی بھی صحیح راہِ عمل سے بھٹکنے کا خطرہ نہیں ہو سکتا ہے !۔

مفکرِ ملّت پیکرِ ایثار و خدمت دردمندِ قوم
مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رح

(حیات اور کارنامے)

اس دور کے مسلمانوں کیلئے سرمایۂ افتخار بھی ہیں اور قابلِ مطالعہ بھی جو برہان نے "مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی نمبر" کی صورت میں قوم و ملّت کے سامنے پیش کر دیئے ہیں یہ نمبر چار حصّوں اور تقریباً پچاس عنوانات پر مشتمل ہے اسمیں ہند اور پاکستان کے سرکردہ اہلِ قلم علماء اور رہنماؤں نے حضرت کے افکار و نظریات خدمات اور کارناموں پر روشنی ڈالی ہے جنمیں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی، ڈاکٹر یوسف نجم الدین، قاضی اطہر مبارکپوری، قاضی زین العابدین، حکیم عبدالقوی دریابادی، مولانا انظر شاہ، کرنل بشیر حسین زیدی، الحاج عبدالکریم پاریکھ، پروفیسر طاہر محمود، الحاج احمد سعید ملیح آبادی کے گرانقدر مقالات کے علاوہ حضرت کے سفرنامے ریڈیائی تقاریر تاریخی اور اہم شخصیتوں کے نام خطوط اور بعض تاریخی شخصیتوں کی اہم تحریریں شامل ہیں ــــــــ قیمت ریگزین کی جلد سَو روپے =/100

ندوۃ المصنّفین، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۶